

شگرف* مہ ولایہ کا تجزیہ بحوالہ غرب شناسی

Travelogue is an effective way of knowing and assessing the events, circumstances history and civilization of particular region or nation. "Shigraf Nama-e-Valayat" is such a mirror that reflects 18th century west with all its vices and virtues. This travelogue was written by Munshi Aitasam-ud-din in 1788. With respect to Occidentalism it enjoys primary importance.

سفر* مہ کسی بھی قوم کی تہذیب، معاشرت، جغرافیہ، رنج، مذہب، سیا & تجارت، صنعت و حرفت، طرۃ تعلیم، عدلیہ، طرز حکمرانی، اخلاعات و اختراعات اور تمدنی معلومات کا بیش بہا 90% اندہ ہوتا ہے۔ اس اہمیت کے پیش آ مغربی علمی روایہ میں سفر* مہ کی اہمیت مسلمہ رہی ہے۔ یورپ کے شہدوں نے د* کے جن ممالک کے سفر کیے وہاں کے حالات و واقعات کو محفوظ کرتے رہے۔ یہی تجزیات و مشاہدات بعد ازاں ”شرق شناسی“ کا سرچشمہ بن گئے ہیں۔ # کہ اس کے خلاف ہندوستانی علمی روایہ میں سفر* مہ کی روایہ نسبتاً بہت کمزور آتی ہے۔ مغربی سفر* مہ کا آغاز تو اٹھارہویں صدی عیسوی میں ہوتا ہے۔ اب -- کی تحقیق کے مطابق، انگلستان کا اولین سفر* مہ ۱۷۷۳ء میں فارسی زبان میں لکھا گیا ہے۔ یہ سفر* مہ منشی اسماعیل کی تصنیف ہے اور اسے خود اس کے مصنف نے ”رنج بہ“، ”م*“، ”منشی اسماعیل نے ۱۷۷۳ء کے دوران بنگال میں ایسٹ انڈیا کمپنی کے ای۔ اعلیٰ اہل کار مسٹر کلاڈرسل کے منشی کے طور پر ان کی معیت میں کلکتہ سے انگلستان کا سفر کیا۔

منشی اسماعیل کے بعد، مرزا اعتصام الدین (۱۷۳۰-۱۸۰۰) کا سفر* مہ ”شگرف* مہ ولایہ“، تحریر ہوا لیکن ڈاکٹر جمیل جالبی اعتصام الدین کو پہلا سفر* مہ نگار قرار دیتے ہیں جو کہ در & نہیں ہے۔ حیران کن امر یہ ہے کہ ”اردو ادب میں سفر* مہ“ کے مصنف نے پوری کتاب میں کہیں بھی ”شگرف* مہ ولایہ“ کا ذکر نہیں کیا۔ حالاں کہ اردو سفر* مہ کی ابتدا میں وہ چند ہندوستانی سیاحوں کا احوال قلم بند کرتے ہیں جنہوں نے د* زبانوں میں اپنی سفریے داستانوں کو محفوظ کیا۔ اس سفر* مہ کی زبان فارسی تھی اور اسے اردو میں امیر حسن نورانی نے منتقل کیا۔ مرہٹوں سے شکست کے بعد انگریزوں نے شاہ عالم سے معاہدہ کیا۔ # شاہ عالم نے انگریزین سے کہا کہ مجھے بحفاظت دلی پہنچا جائے اور اس مقصد کیلئے فوج کا دستہ مہیا کیا جائے تو کلائیو نے شاہ انگلستان کی اجازت کے بغیر فوج دینے سے انکار کر دیا۔ اجازت طلب کرنے کی غرض سے ملے* کہ شاہ عالم جارج سوم کے خط لکھیں اور کچھ تحائف بھی بھیجیں۔ چنانچہ خط، قیمتی تحائف اور ایک لاکھ روپیہ دشاہ انگلستان کے سپرد کرنے کے لیے کپتان سونٹین اور منشی اعتصام الدین کی: مات حاصل کی گئیں۔ یہ خط اور تحائف منشی اعتصام الدین کے سفر یورپ کا با

ہے۔

منشی اعتصام الدین کا سفر ۱۷۶۷ء میں بحری جہاز کے ذریعے شروع ہوا اور دو سال نو ماہ بعد ۱۷۶۹ء میں مملکت پنجاب کو اختتام پہنچا۔ یہ ہوا لیکن "شگرف" * مہ ولا " ۱۷۸۵ء میں مر \$ ہوا۔ "شگرف" * مہ ولا \$، "کو غرب شناسی (Occidentalism) کے حوالے سے کلیدی اہمیت حاصل ہے اور یورپ * مغرب کی تہذیب، معاشرت، سیاست & رتن، مذہب، اخلاقیات، مذاہب، اخلاقیات و اختراعات اور طر + ریں کو سمجھنے کے لیے یہ سفر * مہ معلومات کا ۰٪ بنے ہے۔ & سے پہلے ذہن میں یہ سوال ابھرتا ہے کہ غرب شناسی (Occidentalism) کیا ہے؟ یہ دراصل اہل مغرب کے رے میں، اہل مشرق کا عالم ہے۔ مختلف لغات اور دہائے معارف اس اصطلاح کی وضاحت # کچھ یوں ملتی ہے:-

۱۔ ”قومی انگریزی اردو لغت“ میں (Occidentalism) کے معانی مغرب M، مغرب پہ سٹیج مغرب ۵ کے ہیں۔

۲۔ ”فرہنگ اصطلاحات لسانی“ میں Occidentalism کا مطلب مشرقی^۲ درج ہے جو کہ غلط ہے اسے مغربی ہے۔ چاہیے۔

۳۔ ”قاموس الاصطلاحات“ میں پروفیسر منہاج الدین Occidentalism کے مطا (مغرب پرستی، مغربی M، اور تہذیبی یورپ کے بیان کرتے ہیں۔

۴۔ ویسٹرنزم Occidentalism کی قدرے صرا # پیش کی گئی ہے جو کہ درج ذیل ہے۔

A quality, custom, or trait, characteristics of the Occident.⁸

۵۔ دی آکسفورڈ انگلش ڈکشنری میں آکسی ڈینٹل ازم کی درج ذیل تعریف بیان کی گئی ہے۔

Occidental quality, style, character or spirit: the customs, institutions, characteristics, ways of thinking, etc. of western nations.⁹

Occidentalism: غرب شناسی کی اصطلاح دو طرح سے مغرب کے تشخص کو اجاگر کرنے کے لیے استعمال ہوتی

۱- حوالہ وہ گھسے پڑے اور روایتی تصورات ہیں جو مغربی د* اوڈ: لخصوص انگریزی د* بن بولنے والی د* کتے۔ رے میں قائم ہو چکے ہیں جو کہ غیر K نی اور غیر اخلاقی آیت ہیں۔ دوسرا حوالہ آیت ۳۱۰ یہ نقطہ ہے آیت ۳۱۰ میں جو مغربی د* کے ۴ د* مغرب سے۔ ہر اہل مغرب کتے۔ رے میں پختہ ہو چکے ہیں۔ اول الذکر حوالہ مغرب کو خونی ۴ از میں پیش کرنے پر زور دیتا ہے اور اس حوالے پر د* وہ اسلامی د* میں زور دیتا ہے۔ ۴۔ # کہ ۵٪ الذکر حوالہ د* وہ وسیع المعنی ہے۔ اس میں منفی اور مثبت دونوں

پہلوؤں کو اجا/ کیا جاتا ہے۔ ”شگرف*۔ مہ ولایہ“ کو غرب شناسی کے زاویے سے دیکھتے ہیں کہ منشی اعتصام الدین کا تجزیہ اور مشاہدہ متعصبانہ ہے یہ غیر جانبدارانہ۔

جس زمانہ میں منشی اعتصام الدین نے یورپ کا سفر کیا وہاں صنعتی انقلاب کا آغاز ہو چکا تھا۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان میں یورپ کا ہر ملک ایہ دوسرے سے سبقت لے جانے کی وجہ میں مصروف تھا۔ ”شگرف*۔ مہ ولایہ“ میں مغربی ممالک کی تہذیب و معاشرت پر رنج، مذہب، سائنس اور ٹیکنالوجی، آزادی فکر، حقوق 2 اس، اہم تعلیم، دانش گاہیں، سیا & عدلیہ، غرض بہت کچھ موجود ہے۔

& سے پہلے انگلینڈ والوں کی مہمان نوازی کا ذکر، مصنف نے بیٹا ہے کہ ولایہ کے جن لوگوں نے کسی ہندوستانی مرد کو اس لباس میں نہیں دیکھا تھا۔ وہ مجھ کو عجیب و غریب سمجھ کر میرے آدھج ہو جاتے تھے اور غیر ملکی مسافر ہونے کی وجہ سے عزت کرتے تھے۔ چند دن کی 5 قاتوں میں چھوٹے بے دینہ شناساؤں کی طرح ملنے جلنے لگے اور شفقت و مہربانی سے پیش آتے تھے۔ مسافر نوازی کے خیال سے خوب خاطر داری کرتے تھے۔ میرا غم تنہائی ان غیر ملکی لوگوں کی خاطر تواضع اور خوش اخلاقی سے دور ہوا اور خوشی اور اطمینان حاصل ہوا۔^{۱۰}

مہمان نوازی کے علاوہ منشی اعتصام الدین نے انگریز معاشرت کی دویہوں کو بھی بیان کیا ہے۔ ستر مہ نگار کے مطابق جس طرح انگریزوں میں اتحاد و اتفاق اور ضبط ہے وہ کسی دوسری قوم میں نہیں ہے۔ کفایہ شعاری میں اور صفائی کے معاملے میں انگلستان کے لوگ نہ صرف ہندوستان بلکہ دویہ مغربی ممالک سے بھی بہت آگے ہیں۔ ولایہ کے شہروں میں گلی اور راستے میں گند ڈالنے کی سخت ممانعت ہے۔ اس پر عمل نہ کرنے والے ۱۰% مانہ کیا جاتا ہے۔ ہر شخص کے لیے اس کی حوصلہ اور اس کے سامنے والا حصہ صاف رکھنا ضروری ہے۔ ”دوسری جات“ اہل فرانس انتہا درجے کے غلیظ اور غلاظت خور ہیں۔ منشی اعتصام الدین نے ایہ فرانسیزی کا ذکر کیا ہے جو ان کے ساتھ جہاز میں سوار تھا۔ وہ پیاس کی شدت کی وجہ سے بیہوش منہ میں⁸ اور اس کا غرارہ کھینچتا تھا۔^{۱۲}

انگلستان کے لوگ مہمان نوازی، صفائی ستھرائی اور دویہوں میں جہان جاتی مغربی ممالک سے کہیں بہتر ہیں، وہیں ان کی ایہ صفت مذہبی رواداری بھی ہے۔ انگریزوں کا ملک صلح کل ہے۔ اس لیے کہ وہ کسی مذہب کے معاملات میں دخل نہیں دیتے۔ # کہ پتگالیوں کی منشی اعتصام الدین نے بیان کیا ہے کہ شہنشاہ اکبر کے عہد میں انہوں نے مالہ راور سیلون پہ قبضہ جمالیاتھا اور رعایا کو سستا شروع کر دیا تھا۔ پتگالیوں نے ایہ بلند مقام پہ کوٹھی بنائی اور عبادت کے لیے کلیسا بھی بنائی۔ اتوار کا دن جو ان کی عبادت کا دن ہے، گھنٹے بجاتے تھے۔ ان کی آواز کی وجہ سے جامع مسجد میں قرآن پڑھنے اور ملازاد اکرنے میں خلل واقع ہوتا تھا۔^{۱۳} مزید یہ لوگ حرمین شریفین کے زائین اور حجاج کرام کے لیے سنگ راہ بن گئے تھے اور وہ انہیں لوٹ مار کر

کے بے سرو سامان کرتے تھے۔

،، صغیر کی عوام کی عبادت کا نقشہ جو کمپنگالیوں نے بٹایا، اوپر بیان ہو چکا ہے۔ ہندوستان کے لوگوں کی نسبت یورپ کے *شندے عبادت وڑی صفت کو بہت کم وقت دیتے ہیں۔ ان کے یہاں صرف اتوار کا دن عبادت اور نماز کے لیے مخصوص سمجھا جاتا ہے۔ انگریزوں کا خیال ہے کہ اتوار تعطیل کا دن ہے۔ اس لیے اس دن کوئی کام نہ ہوگا۔ اس یوم کو وہ صرف عبادت کے لیے وقف سمجھتے ہیں اور د*وی کاموں کو تک کر دیتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے چھ دن د* کے لیے ہیں اور ایک دن میری عبادت کے لیے تعطیل کا۔^{۱۴}

منشی اعظم الامین نے اہل مغرب کے د* مذہبی آیت پر بھی قلم اٹھایا ہے۔ وہ انگریزوں کے متعلق لکھتے ہیں کہ ان کی اکثریت \$: اتالی کی ذات اور اس کی وحدانیت b، یقین r ہے۔ لیکن بعض لوگ »رئی کی طرح پوشیدہ طور پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو: اکو سمجھتے ہیں۔ کچھ لوگ: رگوں اور پیغمبروں کے قول و فعل پر عقل کو مقدم و معتبر خیال کرتے ہیں۔ اسی طرح بعض لوگوں کا تعلق دہریہ فرقہ سے ہے جو حشر و نشر، ثواب و عذاب اور بہشت و دوزخ پر یقین نہیں r۔ یہ نہ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پیغمبر م... ہیں اور نہ ہی انجیل کو: اکی کتاب سمجھتے ہیں۔ ان کا آ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام K ن تھے اور ہم بھی K ن ہیں۔ انجیل ان کی لکھی ہوئی کتاب ہے۔ مغرب کے *شندے خلق زمین و آسمان کے قائل نہیں ہیں۔ وہ کہتے ہیں د*، زمین و آسمان حتیٰ کہ تمام حیوان و K ن کا م* چینا در # کی ما # ہے۔ جیسے وہ H ہے اور ہٹھتا ہے اور پھر خشک ہو جاتا ہے اور اس کی جگہ دوسرا پیدا ہو جاتا ہے۔^{۱۵}

اٹھارہویں صدی عیسوی میں انگلستان کے A م تعلیم کے متعلق بھی منشی اعظم الامین نے اپنے خیالات کو ”شکرف“ مہ ولای \$ کی ز M بتایا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ ولای \$ کے امراء اور شرفاء کے بچوں کی تعلیم M، ہندوستان کے دو) مندوں کے طرز پر نہیں ہے کہ استاد اور ادب \$ کو 5 زم کے طور پر r ہیں اور اپنے گھر پر تعلیم دیتے ہیں۔ بچوں کو ہر نہیں جانے دیتے کہ کہیں آ نہ لگ جائے۔ سفر میں بیمار نہ ہو جا N 1 انگلستان کے لوگ ونہ یہ ہوں * مشیر اپنے لڑکوں اور لڑکیوں کو اسکولوں میں داخل کرواتے ہیں اور ان کو استاد کے حوالے کر دیتے ہیں۔ ان کے کھانے، کپڑے کے علاوہ دوسرے اجازات پورے سال کے لیے جمع کر دیتے ہیں۔ ا کسی کا گھر اسکول کے قریب \$ ہے تو وہ اپنے بچوں کو گھر پر بلا سکتا ہے اور ا دور ہے تو مہینہ بھر * اس سے بھی وڑی دہ عرصے میں 5 قات کرتے ہیں۔ لڑکے کم و بیش آٹھ سال علم و ہنر کی تحصیل میں صرف کرتے ہیں۔ طر ا تعلیم یہ ہے کہ پہلے حروف تہجی کی شنا # کرواتے ہیں اور تختی پر ان کی مشق کروائی جاتی ہے۔ اس کے بعد قواعد و K کے طر z * دکرائے جاتے ہیں۔ قواعد کے بعد بچوں کو قصے اور کہا *ں جس سے بچوں کا شوق بڑھے، پڑھائے اور سنائے جاتے ہیں۔ اگلے مرحلے میں علم حساب، مذہبی تعلیم، قانون، حکمت، ہیئت، طب، موسیقی، رقص و سرود اور گھڑ سواری کی طرف رخ کرتے ہیں۔^{۱۶}

فرانس اور انگلینڈ میں 6% بچ سے ای۔ بی اور وسیع ہو۔ بنائی گئی ہے جس میں لاوارث، غریب اور یتیم بچوں کی M. ٲ ہوتی ہے۔ شہر اور دیہات کے غریب لوگ جو افلاس اور معاش کی تنگی کئے۔ بچوں کی پورش نہیں کر h۔ اپنے بچوں کو شادہ کی ہو۔ کے دروازے پ لے جا کر۔ دشاہ کے مقررہ 5 زموں کے سپرد کر دیتے ہیں۔ اس طرح ہزاروں لڑکے اور لڑکیاں اس ہو۔ میں جمع ہو جاتے ہیں۔ دشاہ کی جا \$ سے ان کی دیکھ بھال کے لیے ا۔ داروغہ اور دو افسر مقرر ہیں۔ ان کے علاوہ ڈاکٹر۔ درچی اور د ٲ: مت گار بھی ان کی: مت کے لیے رکھے گئے ہیں۔ بچوں کو تعلیم و M. اور ہنر سکھانے کے لیے استاد مقرر ہیں، جو ما۔ پ کی طرح می اور شفقت سے ان کی پورش بھی کرتے ہیں اور انہیں ہنر بھی سکھاتے ہیں۔ ۱۷

منشی اعتصام الدین نے لندن کے مدارس کے \$ بھی اظہار خیال کیا ہے۔ ان کے بقول وہاں کے مدارس میں آکسفورڈ بہت ہی معروف ہے جس کے قیام کو ا۔ ہزار سے زیدہ کا عرصہ رچکا ہے۔ ۱۸ آکسفورڈ یونیورسٹی کے آفیشل پیج جامعہ کی رنچ کے متعلق ضروری معلومات موجود ہیں جو کہ درج کی جاتی ہیں۔

As the oldest university in the English-speaking world, oxford is a unique and historic institution. There is no clear date of foundation, but teaching existed at oxford in some form in 1096 and developed rapidly from 1167, when Henry 2nd banned English students from attending the University of Paris.¹⁹

جامعہ کے پیش کردہ ذاتی تعارفی صفحہ درج معلومات سے ۱۱ ازہ لگا جاسکتا ہے کہ سنہ ۱۱۱۱ء کی آکسفورڈ کی ابتدا کے متعلق معلومات قرین قیاس ہیں۔ اعتصام الدین نے جامعہ کی لائبریری میں جا کر عربی اور فارسی کی کتابیں دیکھیں، جن میں ”کلیہ و دمنہ“ اہمیت کی حامل ہے۔

آکسفورڈ کے علاوہ رصد خانہ کی عمارت بھی قابل ذکر ہے، اس میں علم ہیئت کا مدرسہ قائم ہے۔ رصد خانہ میں زمین و آسمان کی مشاہدہ موجود ہیں، جو کلکڑی سے بنائی گئی ہیں۔ یہاں زمین کی آدھ مصنوعی طور پر دکھائی گئی ہے۔ ستاروں اور سیاروں کی حرکات و انحرافات کا معائنہ بھی کیا جاتا ہے۔

لندن کے تعلیمی اداروں میں مدرسہ { بہت معروف تھا۔ اس میں علم طب کا شعبہ بھی تھا۔ جہاں K نی ا | ءلو ہے کی زنجیروں اور کیلوں سے M ٲ وارا۔ دوسرے سے بندھے ہوئے تھے کہ K نی ا | ء میں سے جس عضو کی شکل و کیفیت میں شک ہو، اسے آ ٲ سے دیکھا جاسکے۔

منشی اعتصام الدین مغرب کی اس علمی ترقی کا نتیجہ علم و ہنر کی ترقی کو قرار دیتے ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ ولایہ \$ کے لوگ

۱۔ کاغذی تصویی کے عوض دو لاکھ روپے۔۔ دے دیتے ہیں اور اہل ہنر کے ساتھ اچھا بہتہ دے کرتے ہیں۔ وہ صغیر کے ساتھ موازنہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ہندوستان میں آ کوئی شخص اپنی ساری عمر تحصیل علم اور کسب ہنر میں صرف کرے، افلاطون بہت نی اور فاضل ہو جائے تو بھی لوگ اس کی عزت نہیں کرتے بلکہ اس کو ذلیل و خوار ہونے کا پتہ ہے۔ ۲۰

کسی بھی ملک کا A م تعلیم وہاں کے حالات، سیا & معاشرت، معیشت، مذہب اور تہذیب و تمدن پر لٹ # از ہونے۔ انگلستان میں اچھے تعلیمی A م کی وجہ سے وہاں بہت سی اصلاحات آ N۔ ان میں سے ای۔ بہتری عدلیہ اور پ رلیمنٹ میں بھی آ آتی ہے۔ اٹھارہویں صدی میں، طا 6 کی پ رلیمنٹ کے لیے چوبیس آدمی اتفاق رائے سے منتخب کیے جاتے تھے اور ای۔ شخص * دشاہ کا * \$ مقرر کیا جاتا تھا۔ چوبیس ارکان پ رلیمنٹ * عدلیہ میں سے ۱۲ آدمی اعلیٰ اور ۱۲ ادنیٰ طبقہ کے ائندے ہوتے تھے کہ طبقاتی سطح پر کوئی آ وہ سبقت نہ لے جائے۔ اس A م کی * و { ولایہ میں ہر آدمی اپنے تئیں آزاد سمجھتا ہے اور کوئی کسی کے سامنے جھکتا نہیں ہے۔ آقا اور غلام کا سلسلہ وہاں ۷ ممالک کی طرح نہیں ہے۔ اسے * ت کا نتیجہ ہے کہ ولایہ کے تمام چھوٹے، بڑے اور اراکین حکومت 5 زمت کے لفظ { (ذ) خیال کرتے ہیں۔

جہاں۔۔ ملکی توا 2 کا تعلق ہے، انگلستان میں & لوگ آزاد ہیں، ہم معاشرتی سطح پر ذات پت اور اونچ نیچ کا تصور وہاں بھی موجود ہے۔ وہ ذلیل اور کمینے لوگ جو اتفاق سے دو { مند ہو گئے ہیں ان کو شرفاء میں شمار نہیں کیا جاتا۔ لوگ ان پر طنز کرتے ہیں اور ان کا مذاق اڑاتے ہیں۔ جن کے پ دادا کمینے اور ذات ہوتے تھے ان کو اسی * م سے مخاطب کرتے ہیں۔ کسی کو موچی تو کسی کو سنار کہتے ہیں۔ اسی طرح آ کسی پ انے 5 زم سے اقتضائے بشریہ سے کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو اس کو 5 زمت سے نکال کر روزی سے محروم کر دیتے ہیں۔ ستم یہ ہے کہ پھر کوئی دوسرا اس کو عمر بھر 5 زم نہیں دے اور اس 5 زم کو دوبارہ کی ٹھوکریں کھانی پتی ہیں اور وہ بھیک مانے کر آ ارہ کھتے ہیں۔

طبقات میں امتیاز کی # و * ک صورت حال کسی شخص کی وفات کے وقت آ آتی ہے۔ ”شگرف * مہ ولایہ“ میں ای۔ رسم کا ذکر ہے جس کی رو سے مال داروں کی لاشیں جو بہت بڑی دہ مشہور اور مقبول ہوتے ہیں، ان کے جسموں پر مسالامی دواؤں سے صندوق میں رکھ دیتے ہیں اور اس کے چاروں طرف درختوں کے پتے ڈال دیتے ہیں۔ ایسی لاشیں ہمیشہ اصل حا { میں اونچ زہ رہتی ہیں۔ انگریزوں کے لیے معمولی خندق کھودتے ہیں اور اس پر پتھر اور اینٹوں سے فرش بناتے ہیں اور تختے رکھ دیتے ہیں۔ ایسا قبرستان منشی اعظم الامین کے بقول ویسٹ منٹر آ جاگھر کے قریب ہے اور مسٹر ماؤسین کے بیان کے مطابق مسٹر مہ نویس نے لکھا ہے کہ اس ملک میں امیروں اور غریبوں کی قبریں الگ الگ ہوتی ہیں۔ ۲۲

مغربی معاشرے میں K ن کی شنا # دو { سے ہوتی ہے۔ انگلستان میں لڑکے اور لڑکی کی شادی تو ان کی مرضی سے ہوتی ہے لیکن انتخاب میں دو { کی اہمیت بہت بڑی دہ ہوتی ہے۔ آ لڑکے اور لڑکی کے پس جمع پو ~ یہ دہ نہیں ہے تو ان سے

شادی کوئی نہیں کرتے۔ خصوصاً جو عورتیں دو { مندی اور دوسری صفات سے مشہور ہیں، ان کے تو 40% ار ہیں لیکن جو مفلس ہیں ان کو کوئی نہیں پوچھتا۔ نتیجتاً ایسی عورتوں کی تعداد ہزاروں میں ہے جو بوڑھی ہو گئی ہیں اور ان کو شوہر دیکھنا نصیب نہیں ہوئے۔ ۲۳

دو { کی ہوس میں K ن کی بے قدری کا ا۔ اور واقعہ بھی منشی اعتصام الدین نے بیان کیا ہے۔ کپتان جس کے ساتھ منشی اعتصام الدین نے یورپ کا سفر کیا۔ علم طب سے بھی واقفیت ر۲ تھا۔ اس نے جسم کے ا | ء اور ان کی رگوں، 2 ں اور جوڑوں سے واقفیت حاصل کرنے کے لیے ا۔ شخص کو قتل کر ڈیا تھا۔ ۲۴

جس زمانے میں منشی اعتصام الدین نے یورپ کا سفر کیا ان دنوں وہاں بہت سی X دات ہو چکی تھیں۔ ان میں سے ا۔ اہم X دکمپاس ہے۔ کمپاس سے جہازوں کی آمدورفت کا پتہ چلتا ہے اور آنے جانے کے راستوں کا تعین کرتے ہیں۔ کمپاس بنانے کی تکیب یہ ہے کہ نکلا بناتے ہیں۔ اس کا ا۔ حصہ ۱ گول بند پیالے کی طرح ہوتا ہے اور دوسرا چھتری ل۱ا ہوتا ہے جو پیالے کے ۱ گول ہوتا ہے اور اسے بہت ہلکے کپڑے سے بناتے ہیں۔ اس پر مشرق، مغرب، شمال اور جنوب کے خطوط بنے ہوتے ہیں اور ان کے درمیان چونٹھ چھوٹے نقش ہوتے ہیں۔ ہر ا۔ کتے م مقرر ہیں۔ اس چھتری کو اسی تکلے p دیتے ہیں اور مذکورہ چھتری فانوس خیال کی طرح حر ۱ سے ا دس کرتی ہے اور سیدی قبلہ کی طرف رخ کر کے ٹھہر جاتی ہے۔ مسلمان اس کو سمت قبلہ کی دلیل بناتے ہیں اور انگریز اس سے سمت شمال کا تعین کرتے ہیں۔ جس وقت جہاز میں بیٹھے ہوئے آسمان اور سمندر کے سوا کچھ A نہیں ۱ اور ساحل کا کوئی K ن سامنے نہیں ہوتا۔ اس وقت کمپاس کے اطراف و جوا \$ کے خطوط دیکھ کر جہازوں کی آمدورفت کا پتہ * یہ جاتا ہے۔ ۲۵

کمپاس کے علاوہ X۱۷ دات میں پنی اور ہوا سے چلنے والی چکی ہے، جس سے Q چاتا ہے اور تیل نکالا جاتا ہے اور اس سے رود سازی بھی ہوتی ہے۔ یہ چکی سینکڑوں من گیبوں پس کر ۱ بنا سکتی ہے۔ چکی کے ساتھ ا۔ ایسے ۱۰% پنی لگی ہوتی ہے جس کے ذریعے سے ریشم سے دھاگہ ۱ ہے۔ اس کے علاوہ وقت معلوم کرنے کے لیے گھڑی X دکی گئی ہے۔ یہاں گھڑی کی دو قسمیں ہیں۔ ا۔ چھوٹی گھڑی جو بہت مشہور ہے، جس کو چھوٹے ۱ے & استعمال کرتے ہیں اور A میں R p ہیں۔ دوسری گھڑی دیوار میں لگائی جاتی ہے۔ ولا \$ میں کتاب \$ اور طب (کا کام بھی ہوتا ہے جس سے کتابیں چھاپنے میں آسانی پیدا ہوتی ہے۔

اٹھارہویں صدی کے یورپ میں صنعتی ۱ تی بھی سائنسی X دات کے ہم رکاب تھی۔ تجارتی کارڈ کے لیے تین چار آدمی * ہمیں اشتراک سے کئی قسم کی چیزیں بنانے کے لیے ا۔ مکان میں کارخانہ قائم کرتے تھے اور اس کے لیے اچھے کار ۷ کو 5 زم R تھے۔ اکثر غریب لوگ اپنے بچوں کو ہنر سیکھنے کے لیے کارخانے کے مالکوں کے سپرد کر دیتے۔ یہ اطفال چودہ پندرہ س کی

میں صوبہ دار، زمیندار اور فوجی ارمقرر کیے۔ ساتھ ہی مالداروں کے قوا 2 بنائے، عدالتیں قائم کیں اور جنگی ساز و سامان تیار کیے۔ ۲۸

غرب شناسی (Occidentalism) کے حوالے سے ”شگرف*۔ مہولائی“ کا تجزیہ یہ ہے کہ \$ کی نشی اعتصام الدین نے مغرب کی اصل تصویر پیش کی ہے۔ وہ مغربی معاشرے کے روشن اور روشن ریہ۔ دونوں پہلو بغیر کسی تعصب اور بدلت کے سامنے لاتے ہیں۔ ان کا نقطہ آ میسکناں اور گب جیسے مستشرقین کی طرح متعصبانہ اور بے C نہیں ہے۔ مستشرقین نے مشرق اور خصوصاً عرب و * اور مسلمانوں کی غلط تصویر اپنے معاشرے کا سامنے پیش کی ہے کہ اس سے وہ اپنے سیاسی مقاصد حاصل کر سکیں۔ * ورڈ سعید نے ”اورینٹل ازم“ میں اس نقطہ سے بحث کی ہے کہ مشرقی اقوام اور تمدن کئے۔ رے میں مغرب کا تمام علمی کام ±، پستی اور سامراجی خام خیالی F ہے۔ نشی اعتصام الدین، سرسید احمد خان نے ان کے بعد یورپ جانے والے ہندوستانی ستر۔ مہولیوں کی طرح انگریز تہذیب \$ و معاشرت سے مرعوب بھی آ نہیں آتے۔ ان کا * A منصفانہ اور غیر جانبدارانہ ہے۔

حوالہ جات

- ۱۔ نجیہ عارف، ڈاکٹر، جنوبی ایشیا میں اولین ستر۔ مہ انگلستان، مشمولہ C، جلد ۵، لاہور یونیورسٹی آف مینجمنٹ سٹا (R)، لاہور، ۲۰۱۲ء، ص ۱۱۹
- ۲۔ ایضاً، ص ۱۲۲
- ۳۔ جمیل جالبی، ڈاکٹر، ریخ ادب اردو (جلد چہارم)، مجلس ترقی ادب، لاہور، ۲۰۱۲ء، ص ۱۳۷
- ۴۔ انور سدید، ڈاکٹر، اردو ادب میں ستر۔ مہ، مغربی پاکستان اردو اکیڈمی، لاہور، ستر۔ اردو
- ۵۔ جمیل جالبی، ڈاکٹر، قومی انگریزی اردو لغت، مقتدرہ قومی ریخ پاکستان، اسلام آباد، ۲۰۰۶ء، ص ۱۳۳۲
- ۶۔ عملہ ادارت، فرہنگ اصطلاحات لسانی، مقتدرہ قومی ریخ پاکستان، اسلام آباد، ۲۰۱۰ء، ص ۱۶۱
- ۷۔ منہاج الدین، شیخ، قاموس الاصطلاحات، مغربی پاکستان اردو اکیڈمی، لاہور، ۱۹۶۵ء، ص ۵۲۳
8. Webster's (vol-II), The River side publishing company, U.S.A, P-812
9. The Oxford English Dictionary (Vol-vii), Oxford University Press, London, 1961, P-44
- ۱۰۔ نشی اعتصام الدین، شگرف*۔ مہولائی، : بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ، ۱۹۹۵ء، ص ۴۵، ۴۶

۱۱۔ ایضاً، ص ۵۵

۱۲۔ ایضاً، ص ۳۵

۱۳۔ ایضاً، ص ۱۲

۱۴۔ ایضاً، ص ۸۲، ۸۳

۱۵۔ ایضاً، ص ۸۳

۱۶۔ ایضاً، ص ۱۰۹، ۱۱۰

۱۷۔ ایضاً، ص ۱۱۲

۱۸۔ ایضاً، ص ۵۹

19. https://en.wikipedia.org/wiki/university_of_oxford

۲۰۔ ایضاً، ص ۶۱

۲۱۔ ایضاً، ص ۹۸

۲۲۔ ایضاً، ص ۵۰

۲۳۔ ایضاً، ص ۷۰

۲۴۔ ایضاً، ص ۷۱

۲۵۔ ایضاً، ص ۱۶، ۱۷

۲۶۔ ایضاً، ص ۴۱

۲۷۔ ایضاً، ص ۵۲

۲۸۔ ایضاً، ص ۱۱۹